⚙⚙⚙ تقریر ⚙⚙⚙

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

قبولیت دعا کے مواقع، اوقات اور گھڑیاں

(آنحضورؐ کے ارشادات کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرہ:187)

کہ (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو (تُو جواب دے کہ) مَیں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، سو چاہیے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

راتوں کو اٹھ کے آنکھ کا آبِ حیات پی
ان خشک سالیوں میں سرِ پُل صراط پی

معزز سامعین! مَیں آج آپ حاضرین کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے فرمودہ ''قبولیت دعا کے مواقع، اوقات اور گھڑیاں'' بیان کرنے جارہا ہوں۔ اپنے اصل مضمون کی طرف آنے سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی جذباتی کیفیت بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ چاپ بستر سے اٹھتے اور دعا و مناجات الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میری آنکھ کھلی تو آپؐ کو بستر پر نہ پایا، مَیں سمجھی کہ آپ کسی اور بیوی کے حجرے میں تشریف لے گئے ہیں۔ اندھیرے میں اِدھر اُدھر ٹٹولا تو دیکھا کہ پیشانی مبارک خاک پر ہے اور آپؐ سربسجود مصروف دعا ہیں: سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ! تو پاک ہے، اپنی تعریف کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ فرماتی ہیں: یہ دیکھ کر مجھے اپنے شبہ پر ندامت ہوئی اور دل میں کہا۔ سبحان اللہ! مَیں کس خیال میں ہوں اور خدا کا رسولؐ کس عالم میں ہے۔

(نسائی کتاب عشرۃ النساء باب الغیرۃ)

رات کے وقت جب سارا عالَم محوِ خواب ہوتا، لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوتے، آپؐ چپکے سے بستر چھوڑ کر بعض دفعہ سنسان قبرستان میں چلے جاتے ہیں اور ہاتھ اٹھا کر دعا میں مصروف ہو جاتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ تجسس کے لیے پیچھے گئیں تو آپؐ جنت البقیع میں کھڑے دعا مانگ رہے تھے، اپنے رب سے محوِ راز و نیاز تھے۔ حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ ''تم نے یہ کیوں سوچا کہ خدا کا رسول تم پر ظلم کرے گا'' (یعنی مَیں آپ کی باری میں کہیں اور کیسے جا سکتا تھا)، پھر فرمایا: ''مجھے جبرائیلؑ نے آکر تحریک کی کہ اہلِ بقیع کی بخشش کی دعا کروں اور مَیں نے خیال کیا کہ تم سو گئی ہو، اس لیے جگانا نامناسب سمجھا۔''

(نسائی کتاب عشرۃ النساء باب الغیرۃ)

حضرت عائشہؓ کی ایک اور روایت ہے کہ

''ایک رات میری باری میں آپؐ باہر تشریف لے گئے، مَیں پیچھے گئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کپڑے کی طرح آپؐ زمین پر پڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں:

سَجَدَكَ لَكَ سَوَادِي وَخِيَالِي وَآمَنَ لَكَ فُؤَادِي رَبِّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِي يَا عَظِيمًا يُرْجِي لِكُلِّ عَظِيمٍ اِغْفِرْ لِذَنْبِ الْعَظِيمِ

(مجمع الزوائد ا ھیثمی جلد 2 صفحہ 128)

کہ اے اللہ! تیرے لئے میرے جسم و جاں سجدے میں ہیں۔ میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے رب! یہ میرے دونوں ہاتھ تیرے سامنے پھیلے ہیں اور جو کچھ مَیں نے ان کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے عظیم! جس سے ہر عظیم بات کی امید کی جاتی ہے، عظیم گناہوں کو تو بخش دے۔"

پھر فرمایا:

"اے عائشہ! جبریلؑ نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لیے کہا، تم بھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرو، جو شخص یہ کلمات پڑھے، سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے بخشا جاتا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی تاثیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ۔"

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10-11)

معزز سامعین! اب آتے ہیں قبولیتِ دعا کے مواقع، اوقات اور لمحات کی طرف۔ اُن میں سے ایک نماز تہجد کا وقت خاص قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمارا رب ہر رات کو جب آخری تہائی شب باقی رہ جائے، نچلے آسمان پر اُتر آتا ہے اور کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور مَیں اس کی دعا کو قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے اور مَیں اس کو عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور مَیں اسے بخش دوں۔

(بخاری کتاب الضمعۃ باب الدعاء فی الصلاۃ من اخر اللیل)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس وقت کی دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ

"رات کے درمیانی حصہ میں سب سے زیادہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے، اس کے بعد فرض نمازوں کے معاً بعد کے اوقات بھی خاص قبولیت کے ہیں"

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید)

سامعین! اذان کے وقت کی دعا کے بارہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دو ایسے اوقات ہیں جن میں دعا ضائع نہیں کی جاتی، ایک اذان کے وقت، دوسرے جنگ میں جب دشمن سے سخت مقابلہ جاری ہو۔"

(ابوداؤد باب الصلاۃ باب ما جاء فی الدعا بین الاذان والاقامۃ)

پھر فرمایا کہ:

اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا کبھی رد نہیں کی جاتی۔ کسی نے پوچھا کہ اس وقت کون سی دعا کرنی چاہیے۔ فرمایا: دنیا و آخرت کی بھلائی مانگو۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی العفو والعافیۃ)

ختم قرآن کا وقت بھی خاص قبولیت کے اوقات میں سے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ قرآن کریم ختم کرتا ہے تو اس وقت ساٹھ ہزار فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ نیز اس موقع پر وحشت سے مانوسیت کی دعا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ختم قرآن کا وقت نزول رحمت کا وقت ہوتا ہے۔

(تحفۃ الذاکرین للشوکانی صفحہ 42-43)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جمعہ کی ایک خاص گھڑی کا بتایا جس میں دعائیں خاص طور پر مقبول ہوتی ہیں۔ اس گھڑی کا وقت خطبہ جمعہ سے لے کر جمعہ کے دن کے ختم ہونے تک بیان کیا گیا ہے۔ خاص طور پر خطبہ جمعہ اور نماز کے دوران اس گھڑی کی توقع کی جا سکتی ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب الاجابۃ آیۃ الساعۃ)

معزز سامعین! رمضان المبارک دعاؤں کا مہینہ ہے۔ بالخصوص اس کے آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے خاص مجاہدے کے ساتھ دعائیں کرنا ثابت ہے۔

(بخاری کتاب صلاۃ التراویح)

نیز فرمایا:

”روزہ دار کے لیے افطاری کا وقت قبولیت دعا کا ایک خاص موقع ہوتا ہے جس وقت اس کی دعا رد نہیں کی جاتی۔“

(ترمذی کتاب الدعوات)

فرمایا:”رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی رات خاص طور پر قبولیت دعا کے اوقات میں سے ہے۔“

(ترمذی کتاب الدعوات)

بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ باران رحمت کے نزول کا وقت بھی قبول دعا کا خاص وقت ہوتا ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الدعاء باب ما یدعوبہ الرجل اذا رؤی السحاب)

سامعین! قبولیتِ دعا کی کیفیات میں سے ایک وہ حالت ہے جب نماز میں توجہ اور خشوع حاصل ہو۔ اِس لئے کہتے ہیں کہ اگر نماز میں رونا نہ آئے تو رونے والی کیفیت ہی پیدا کر لی جائے۔ حدیث میں آتا ہے: جب سورۃ فاتحہ کی دعا کے بعد ملائکہ کی آمین سے کسی کی آمین کی موافقت ہو جائے تو اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفاتحہ)

سجدے میں دعاؤں کا خاص موقع ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: انسان حالت سجدہ میں اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے۔ پس تم اس وقت کثرت سے دعائیں کرو۔

(مسلم کتاب الصلوۃ باب ما یقال فی الرکوع و السجود)

متفرق حالتوں کی دعائیں:

سامعین! مظلوم کی دعا بھی خاص قبولیت کے لائق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تین دعاؤں کی خاص قبولیت کا ذکر فرمایا ہے اُن میں ایک مظلوم کی دعا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ: مظلوم کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قبولیت میں کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔

(بخاری کتاب المظالم باب الاتقاء والحذر من دعوۃ المظلوم)

ایسے شخص کے لئے خاص توجہ اور جوش سے دعا کرنا جو پاس موجود نہ ہو خاص قبولیت کا موقع ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سُرعت کے ساتھ قبول ہونے والی دعا اس شخص کی دعا ہے جو اپنے کسی غائب یا غیر موجود بھائی کے لئے دعا کرتا ہے۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الدعا للمسلمین بظہر الغیب)

دعا کرنے والے کی حالت بھی قبولیتِ دعا میں مدد و معاون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اللہ سے اس کے حضور ہتھیلیاں پھیلا کر سوالی بن کر دعا مانگا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ منہ پر پھیر لیا کرو۔ اسی طرح فرمایا کہ: تمہارا رب بہت ہی کریم اور حیادار ہے۔ جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر دعا کرتا ہے تو اُس کو اِس بات سے شرم آتی کہ وہ ان ہاتھوں کو خالی واپس لوٹا دے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

بعض رشتے اور تعلقات بھی قبولیت دعا کے لیے محرک ہوتے ہیں۔ چنانچہ والد کی دعا کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اگر والد اولاد کے خلاف دعا کرے تو اس کی قبولیت میں شک نہیں ہوتا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما ذکر فی دعوۃ المسافر)

اسی طرح والدین کی اولاد کے حق میں اور نیک اولاد کی اپنے والدین کے لئے دعا بھی خاص طور پر قبولیت کا رنگ رکھتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام عادل، یعنی مسلمانوں کے نیک اور بزرگ آئمہ، کی دعا کے متعلق فرمایا کہ: وہ ردّ نہیں کی جاتی، اسی طرح نیک اور صالح لوگوں کی دعائیں بھی قبولیت کا خاص مرتبہ رکھتی ہیں۔

(ترمذی کتاب صفة الجنه باب ما جاء فی صفة الجنة)

حضرت ابوہریرہؓ مقبولیتِ دعا کے اور موقع کا ذکر یوں بیان کرتے ہیں کہ

"جب بھی نیک لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور ان پر رحمت و سکینت کا نزول ہوتا ہے اور ان کو مغفرت عطا ہوتی ہے۔"

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ)

اب میں اپنے پیارے سامعین کے سامنے بعض خاص مقامات رکھنا چاہتا ہوں جہاں دعا قبولیت کا درجہ پاتی ہے۔

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریاؑ کو حصول اولاد کے لئے جب جوش دعا پیدا ہوا تو وہ اپنے محراب یعنی عبادت کی خاص جگہ میں دعا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور جب تک دعا قبول نہیں ہوئی پیچھے نہیں ہٹے۔ اسی جگہ ان کو دعا قبول ہو جانے کی خوشخبری بھی عطا کی گئی جیسے فرمایا: هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ۔ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (آل عمران: 39-40) تب زکریا نے اپنے رب کو پکارا (اور) کہا کہ اے میرے رب! تو مجھے (بھی) اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔ تو یقیناً دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے۔ اس پر فرشتوں نے اسے، جبکہ وہ گھر کے بہترین حصہ (محراب) میں نماز پڑھ رہا تھا، آواز دی کہ اللہ تجھے یحیٰی کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کی ایک بات کو پورا کرنے والا ہوگا اور (نیز) سردار اور (گناہوں سے) روکنے والا اور نیکیوں میں سے (ترقی کرکے) نبی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بیت اللہ کے ماحول میں مقام ابراہیم پر خاص طور سے عبادات اور دعائیں کرنے کی ہدایت فرمائی، جیسے فرمایا:... وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى... ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ... پس اس جگہ کی دعائیں خاص قبولیت کا اثر رکھتی ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ بیت اللہ میں حجرِ اسود کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت رو رو کر دعائیں کیں۔

(تحفہ الذاکرین للشوکانی دار الکتاب العربی صفحہ 44-45)

اِسی طرح صفا، مروہ اور مشعر الحرام کے پاس بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں کیں۔ اس جگہ دعا کی قبولیت کا ذکر ملتا ہے۔

(نسائی کتاب المناسك حج باب التهليل على الصفا)

میدانِ عرفات کی دعا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دعا کی جگہ قرار دیا ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی الدعاء یوم عرفه)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے علاوہ دیگر مقاماتِ مقدسہ میں سے بطور خاص مدینہ کی مسجد نبوی اور بیت المقدس کی طرف اہتمام سے سفر کرنے کی اجازت فرمائی۔ ان مقامات میں بھی انسان قبولیتِ دعا کے خاص مواقع حاصل کر سکتا ہے۔

(بخاری کتاب الجمعه باب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة)

دعا سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنی چاہیے۔ سورۃ فاتحہ کے بعد درود شریف پڑھ کر دعا کرنی زیادہ مناسب اور مقبول ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اُسے برباد نہیں کرتا"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 232)

اور پھر فرمایا:

"حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ جو دعا.... عاجزی، اضطراب اور شکستہ دل سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے.... اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 397)

پھر اپنے ذاتی تجربہ سے دعا کی جو قوّت اور طاقت حضرت مسیح موعودؑ نے محسوس کی اِس بارہ میں اپنی زندگی کا نچوڑیوں بیان فرمایا۔

”وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گُداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تُند سَیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے۔ اور تمہیں تنہائی کا ذوق اُٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔“

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 222۔223)

خدا کرے کہ اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں دعاؤں کا شوق و ذوق، توجہ و حضور اور خشوع و خضوع ہمیں عطا ہو اور مقبول دعاؤں کی سعادت نصیب ہو جائے۔ (آمین)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(اس تقریر کی تیاری میں مکرم چوہدری ناز احمد ناصر صاحب آف لندن کی بھجوائی ہوئی ایک تحریر سے استفادہ کیا گیا ہے جو آپ نے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کی کتاب اُسوہ انسانِ کامل سے تیار کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ)

✡✡✡✡